بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر — یوم چہار شنبہ

قادیان ۲۲ احسان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱/۲ ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ کل حضور کو بخار میں پرسوں کی نسبت کمی رہی ۔ درجہ صبح ۴ ر ۹۸ ۔ اور شام ۴ ر ۹۹ تھا سینہ کی حالت پہلے سے بہتر معلوم ہوتی ہے ۔ مگر تا حال کھانسی کے اُٹھنے کی شدت میں کمی نہیں ہوئی ۔ کھانسی کے بار بار اُٹھنے کی وجہ سے دل پر بھی بہت اثر پڑتا ہے ۔ اور بے چینی ہو جاتا ہے ۔ اس وقت درجہ حرارت ۳ ر ۹۸ ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے بالالتزام دعا جاری رکھیں ۔ ✽ بتوا بجہ ۹ ، بجے ✽

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو بخار اور پیٹ درد کی تکلیف ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ ...

گزشتہ شب ڈاکٹر محمد طفیل خانصاحب محلہ دار الفضل نے اپنے لڑکے محمد ناصر الدین خانصاحب بی اے کی دعوت ولیمہ دی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی شریک ہوئے ۔ اور دعا فرمائی ۔

جلد ۳۱ | ۲ ر احسان ۱۳۲۲ ہش | ۲۷ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ ھ | ۲ ر ماہ جون ۱۹۴۳ ء | نمبر ۱۲۹

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۷ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ ھ

موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیاں

یہ بتایا جا چکا ہے ۔ کہ موجودہ جنگ کے آغاز سے قبل یورپ کے بڑے بڑے اسٹرالوجر اور سپر چولسٹ کس طرح یہ کہہ رہے تھے ۔ کہ دُنیا میں کوئی جنگ نہیں ہو گی ۔ چنانچہ اس سال انہوں نے متعدد روحوں کے پیغامات بھی اپنے اخباروں میں شائع کئے ۔ کہ جنگ نہیں ہو گی ۔ اور پھر جب جنگ کے آغاز نے ان کے لئے ندامت اور شرمندگی کا سامان مہیا کر دیا ۔ تو انہوں نے یہ کہنا شروع کیا ۔ کہ یہ جنگ بہت جلد ختم ہو جائے گی ۔ انگلستان بالکل امن و امان میں رہے گا ۔ اسے کوئی مشکلات پیش نہ آئیں گی ۔ اور در اصل رُوحوں کے پیغامات کا یہی مطلب تھا ۔ نیز یہ کہ جرمنی میں چند ہفتوں کے اندر اندر ہی عظیم الشان انقلاب رونما ہو جائے گا ۔ اور ہٹلر کی طاقت ٹوٹ جائے گی ۔ وغیرہ وغیرہ یہ اعلانات کرنے والے وہ لوگ تھے ۔ جنہیں ذاتی لحاظ سے بھی یورپ کی سیاسیات کے مطالعہ کا موقعہ حاصل تھا ۔ کیونکہ وہ انہی ملکوں کے رہنے والے تھے ۔ لیکن واقعات نے ان کے تمام علوم اور ان کی سب قیاس آرائیوں اور قیاس آرائیوں کو غلط ثابت کر دیا ۔ اس کے بالمقابل ایک دُور افتادہ گاؤں میں بود و باش رکھنے والے اور دُنیا کی سیاست سے کلی طور پر علیحدہ رہنے والے بزرگ یعنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کردہ علم اور مومنانہ فراست سے جو کچھ دیکھا وہ لفظ بلفظ پورا ہو کر رہا ۔ اور ہو رہا ہے اس کی چند مثالیں گزشتہ پرچہ میں پیش کی جا چکی ہیں ۔ بعض اور ایمان افروز مثالیں ملاحظہ ہوں :-

یکم ستمبر ۱۹۳۹ء بروز جمعہ یعنی جنگ سے دو روز قبل آپ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا ۔ اس میں فرمایا ۔ " اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ یہ ایام نہایت نازک ہیں ۔ اگر اللہ تعالےٰ کی خاص قدرت انسانوں کے آڑے نہ آجائے ۔ اور اس کی رحیمیت اور کریمیت انسانوں کی خطاؤں کی پردہ پوشی نہ فرمائے ۔ تو دُنیا بالکل تباہی کے کنارے پر کھڑی نظر آتی ہے ۔ " (الفضل ۹ ر ستمبر ۱۹۳۹ء)

جنگ کے آغاز کے بعد جب یورپ کے نجومی اور سپر چولسٹ یہ بتا رہے تھے ۔ کہ انگلستان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ۔ حضور نے فرمایا ۔ " اس وقت حکومت برطانیہ اپنے سارے مجموعہ نظام سمیت خطرہ میں ہے " (الفضل ۱۷ ر ستمبر ۱۹۳۹ء)

۲۲ ر ستمبر کے خطبہ میں حضور نے فرمایا ۔ " اس وقت جو لڑائی ہو رہی ہے ۔ اس کے پیچھے کئی حکومتیں ایسی ہیں جو ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کر سکیں کہ وہ کس طرف جائیں گی ۔ مگر ابھی وہ اس امر کا اظہار نہیں کرتیں ۔ وہ کوشش کر رہی ہیں ۔ کہ ان کے ارادے ظاہر نہ ہوں ۔ لیکن جس وقت ان کے دلی خیالات کو چھپانے کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی ۔ تو اس سے بھی زیادہ خطرناک حالات پیدا ہو جائیں گے جتنے اس وقت پیدا ہیں ۔ اور جو قومیں اس وقت جنگ سے علیحدہ ہیں ۔ وہ بھی آہستہ آہستہ جنگ کی لپیٹ میں آجائیں گی ۔ جیسے بگولہ جب اُٹھتا ہے ۔ تو وہ ارد گرد کے روڑے پتھر اور تنکے بھی کھینچ کھینچ کر اپنے اندر شامل کر لیتا ہے ۔ اس طرح جب یہ جنگ ہیبت ناک صورت میں شروع ہوئی ۔ تو بگولے کی طرح اس میں چیزیں پڑنی شروع ہو جائیں گی ۔ اور کوئی تعجب نہیں ۔ کہ ہندوستان کے ملک میں بھی اس لڑائی کا اثر آجائے " ۔

حضور کے ان ارشادات کی بناء کیا ہے اس کی تفصیل کے لئے فرمایا ۔ " اللہ تعالےٰ کی یہ بھی ایک سنت ہے ۔ کہ وہ بعض دفعہ ایک رُویا دکھاتا ہے ۔ اور پھر اسے بھلا دیتا ہے مگر سالہا سال کے بعد جب ان کا ظہور شروع ہوتا ہے ۔ تو پھر وہ انہیں یاد دلا دیتا ہے اور اس طرح انسان یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح سالہا سال پہلے خدا تعالےٰ نے ان واقعات کی خبر دے چکا تھا ۔ میں نے بعض خوابیں ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء میں دیکھی تھیں جن میں سے بعض تو بھول گئیں ۔ اور بعض کے متعلق میں سمجھتا تھا کہ ان کی کوئی باریک تعبیر ہے ۔ مگر پچھلے سال سے دُنیا میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں ۔ ان سے مجھے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ان میں سے بعض رُویا ظاہر پر مبنی تھیں ۔ اور میں غلطی سے ان کو اس لئے باریک رشتہ سمجھتا تھا کہ اس وقت تک حالات ظاہر نہ ہوئے تھے " ۔ (الفضل ۱۷ ر اکتوبر ۱۹۳۹ء)

پھر فرمایا ۔ " میں نے پہلے بھی آنے والے واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ کیونکہ خدا نے مجھے متعدد بار متعدد رُویا اور کشوف کے ذریعہ ان حالات کی خبر دی ہوئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے بھی تمام باتیں ظاہر ہوتی ہیں ۔ تم اس بات کو معمولی نہ سمجھو بلکہ یقیناً یاد رکھو ۔ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ۔ اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بارہا بتایا ۔ دُنیا میں ایسی ایسی آفات آنے والی ہیں ۔ کہ وہ قیامت کا نمونہ ہوں گی ۔ اور بسا اوقات ان آفات کو دیکھ کر انسان یہ خیال کرے گا ۔ کہ اب دُنیا میں شاید کوئی انسان بھی باقی نہ رہے گا ۔ " (۶ ر اکتوبر ۱۹۳۹ء)

۲۰ ر اکتوبر ۱۹۳۹ء کے خطبہ میں حضور نے جماعت کو رمضان المبارک میں خاص طور پر دُعائیں کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا ۔ " کہ اس جنگ کے پیچھے ایسا گن پوڈر پوشیدہ اور اس کے نیچے ایسا خطرناک ڈائنامیٹ دبا ہوا ہے ۔ کہ جس کے چلنے سے تمام دُنیا کا نقشہ بدل جائے گا اور نہیں کہا جا سکتا ۔ کہ دُنیا کی کیا حالت ہو جائے گی ۔ کتنے لوگ مر جائیں گے ۔ اور کتنی جائیدادیں تلف ہوں گی " ۔ (۲۰ ر اکتوبر ۱۹۳۹ء)

یہ صرف جنگ اور اس کے عام اثرات کے متعلق حضور کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر تھا ۔ جو اسٹرالوجرز اور سپر چولسٹوں کی پیشگوئیوں کے مقابلہ پر کیا گیا ہے اور اہل انصاف کے لئے ایک ایسے موازنہ کا موقعہ بہم پہنچایا گیا ہے ۔ جو ان کی ہدایت کا موجب بن سکتا ہے ۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی جنگ کے واقعات کے بارہ میں نہایت واضح اور ایسے غیر معمولی حالات کے متعلق پیشگوئیاں موجود ہیں ۔

ایرگراف کے ذریعہ پہلی تبلیغی رپورٹ

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کی ایک تبلیغی رپورٹ بذریعہ ایرگراف موصول ہوئی ہے۔ یہ رپورٹ آپ نے ۲۹ر اپریل کو لکھی۔ جو قادیان ۲۹ر مئی کو پہونچی۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

مکرمی مندومی جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایام زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل اشخاص مسجد دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ جن سے مذہبی گفتگو بھی ہوئی۔ (۱) مسٹر پونی ہنگری کے ایک معزز شخص ہیں۔ ہنگری جب سے جنگ میں شامل ہوا۔ اس وقت سے وہ نظر بند ہیں۔ ان کی بیوی گزشتہ ہفتہ ملنے کے لئے آئی اور مختلف مذہبی سوالات دریافت کئے۔ (۲) مسٹر اور مسز .... سوامی ویکانند کے ساتھ مسجد دیکھنے کے لئے آئے۔ اور چند کتب بھی خریدیں۔ (۳) ایک نومسلمہ جو کارڈف میں مسلمان ہوئی تھی۔ ڈنکسٹر سے آئی۔ اور کہا۔ کہ پہلے وہ مسجد ووکنگ گئی تھی۔ مگر وہ مسجد بند ہے۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ بھی ایک دو کتابیں لے گئی۔ (۴) مسٹر بلال نٹل کے ایک رشتہ دار مسٹر ٹیلر اور مسٹر سٹن کی رشتہ دار تین عورتیں برسٹل سے آئیں۔ (۵) انڈین نیوی کے تین پنجابی نوجوان جن میں سے ایک احمدی تھے تشریف لائے (۶) سید ممتاز احمد کے ساتھ ان کے ایک دوست مسلم بنگالی آئے۔ پردہ۔ تعلیم نسواں۔ تعدد ازدواج اور سیاسی امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ممتاز صاحب نے بعد میں بتایا کہ انہوں نے کہا کہ میرے بہت سے شکوک رفع ہو گئے ہیں۔ (۷) مارشیس کے رحیم بائی جو قادیان میں بھی تین سال رہ چکے ہیں۔ وہ جہاز میں کام کرتے تھے چھوڑ کر لنڈن چلے آئے۔ مگر پولیس نے انہیں دوبارہ جہاز پر بھیج دیا۔ (۸) لفٹنٹ چودھری محمد اشرف صاحب تین دن کی رخصت پر آئے۔ ان کے ساتھ ہندوستانیوں کے ٹھہرنے کی جگہ بھی دیکھی۔ جہاں ہندوستانی سپاہی رخصت کے ایام میں آکر ٹھہرتے ہیں۔ اس جگہ ہندوستانیوں سے بھی گفتگو ہوئی۔ سر حسن سہروردی سے بھی ملے۔ اور انہوں نے عیسائی مونفوں کے بعض اعتراضات کے جوابات دریافت کئے۔ (۹) سارجنٹ بشیر احمد احمدی بھی اپنے ساتھ ایک انگریز مسجد دکھانے کے لئے لائے۔ (۱۰) ایسٹ انڈیا کی تین میٹنگز میں شامل ہوا۔ ٹینی لٹریری سوسائٹی کی دو میٹنگز میں۔ ایک میٹنگ میں چند اشخاص نے چند سوالات کے جوابات دیئے جن میں سے ایک بچوں کی تربیت دوسرا اغوابوں کے متعلق تھا۔ ان کے متعلق میں بھی بولا۔ اور حضرت صاحب کا خواب بھی پیش کیا۔ جو حضور نے جنگ سے ایک ماہ پہلے دیکھا تھا۔ نیز پارسیوں کی ایک میٹنگ میں بھی شامل ہوا۔ (۱۱) مکان کے شیشے وغیرہ لگوائے۔ اور ضروری مرمت کروائی۔ ایک مسلم دوست مسٹر ڈلٹن سے ملنے کے لئے ڈربی گیا۔ آخر میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار جلال الدین شمس ۴۳-۴-۲۹

اظہار تشکر

گجرات کے حکیم عبداللطیف صاحب عارف اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔

مکرم ومحترم مدیر الفضل زاد لطفہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ الحمد للہ کہ مجھے آپ کے مخلصانہ جذبات ہمدردی اور آپ کے گرامی قدر صحیفہ کی خدمات کا شکریہ ادا کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ میں آپ کو مژدہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ۲۲ر مئی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں گجرات کے سرکاری وکیل نے حاضر ہو کر مقدمہ واپس لے لیا ہے۔ جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات کی چٹھی کے مطابق عدالت نے منظور کرتے ہوئے مجھے باعزت ڈسچارج کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مرتبہ پھر آپ کا اور محترم ناظر امور عامہ صاحب کا جنہیں افسران پولیس اور میرے احباب "عامہ صاحب" کے نام سے یاد کرتے ہیں) خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان محترم حضرات کا بھی جنہیں میرے کیس سے دلچسپی رہی ہے۔ اور اب بھی ان سب کی خدمت میں اپنی طرف سے شکریہ پیش کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ یہ

خدا کا دیا ——— قرآن کریم

"ایک چھوٹا سا دیا تم جلاتے ہو۔ جس کی روشنی نہایت دھندلی سی ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی اس دیئے کے جلتے ہی کمرے کی ظلمت فوراً دور ہو جاتی ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم جو خدا کا دیا ہے۔ وہ کسی گھر میں روشن ہو۔ اور وہاں ظلمت باقی رہ جائے"

(خطبہ جمعہ حضرت امیر المؤمنین۔ الفضل ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۲ء)

نیکی اور تقوےٰ کا بیج اپنے دلوں میں بونے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے دلوں کو آسمانی روشنی سے منور کریں۔ کہ بدیاں اور برائیاں ایک ظلمت ہیں۔ اور جہاں نور ہو وہاں ظلمت نہیں رہ سکتی۔ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین اس بارہ میں خصوصیت سے بہت جلد توجہ فرمائیں۔ کہ احباب جماعت کو قرآن کریم کا ترجمہ آ جائے۔ اور ہر فرد جماعت کو اس نور سے حصہ ملے۔ اور حضور کے الفاظ میں "اتنے مردوں کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے۔ کہ ان کی وجہ سے ہر گھر قرآن کریم کا مدرسہ بن جائے۔" (۲۲ ")

خاکسار ناصر احمد نائب مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۳۱ر مئی تک تحریک جدید کا چندہ ادا کرنیوالوں کی فہرست

تحریک جدید سال نہم کا چندہ جن مجاہدین نے ۳۱ر مئی ساڑھے پانچ بجے شام تک مرکز میں داخل کر دیا۔ ان کی نیز اچھا کام کرنے والے کارکنان کی فہرست ۳۱ر مئی ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دی ہے۔

گزشتہ سال کی وصولی کی نسبت چندہ میں ۵۲ فیصدی تھی۔ اور اس سال میں یہ نسبت ۶۱ فیصدی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ادا کرنے والے احباب اور کارکنان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کے جان و مال میں برکت دے۔ اور ان کے پاک اور نیک ارادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

اخبار احمدیہ

ضرورت کتاب ایک نسخہ کتاب انوار دانش نظم فارسی کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہو تو مجھے بھجوا دیں۔ اور قیمت سے اطلاع دیں۔ خاکسار مفتی محمد صادق

درخواست ہائے دعا (۱) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سیٹھی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار اور بہت کمزور ہو گئی ہیں (۲) مولوی غلام احمد صاحب بشیر مولوی فاضل کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ (۳) چودھری فیض عالم خان صاحب کے لڑکے محمد اسلم خان کو ایک پہاڑی سے گرنے سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ (۴) غلام احمد صاحب حفیظ کی والدہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۵) خانصاحب نعمت اللہ صاحب ریح انجینیر بیاس عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۶) خالد سیف اللہ خان صاحب قادیان کے خالو محاذ جنگ پر گئے ہوئے ہیں (۷) عبدالوہاب صاحب کپور تھلہ نے ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے (۸) چودھری قمر الدین صاحب کا بھائی جمال الدین عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب سب کی صحت وکامیابی کے لئے دعا کریں۔

ولادت عزیز عبدالمنان صاحب قریشی کے ہاں ۲۷-۲۸ر مئی کی درمیانی شب لڑکی تولد ہوئی۔ احباب درازی عمر و خادمہ دین بننے کی دعا کریں۔ خاکسار فضل احمد بٹالوی (۲) فضل حق صاحب قیام پور کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔

دعائے مغفرت ۲۴ر مئی خاکسار کی والدہ صاحبہ فوت ہو گئیں۔ نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد عبداللہ بی۔ اے آنرز بی ٹی لاہور (۲) خاکسار کی والدہ صاحبہ سول ہسپتال میں ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں قضائے الٰہی سے پرسوں فوت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ

خاموشی — الصّمت حکمۃ وقلیل فاعلہ

(الحدیث)

قوت گویائی۔ یعنی بولنے کی طاقت انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ہے۔

اس کے ذریعہ ہر طرح کی خوبیاں اور کمالات ظاہر ہوتے ہیں۔ انسان کی حاجتیں پوری ہوتی۔ اور سارے کام نکلتے ہیں۔ لیکن ہر وہ چیز جو اپنی مناسب حدود سے تجاوز کر جائے۔ انسان کے لئے مضر اور نقصان رسانی کا موجب ہو جاتی ہے۔ تکلم اور نطق ایک قوت ہے۔ جس کا سرچشمہ اور منبع اللہ تعالیٰ نے انسان کی ذات میں دوسری قوتوں کی طرح ودیعت کر رکھا ہے۔

خداوند کریم نے انسان کی ذات میں متنوع الاقسام قوتوں اور جذبات و عواطف کا ایک ذخیرہ ودیعت فرما کر انہیں چند ضوابط کے ماتحت رکھ دیا ہے۔ جب تک ان ضابطوں کے مطابق انہیں استعمال نہ کیا جائے ان کے اصلی جوہر ظاہر نہیں ہوتے۔

قوتِ ناطقہ بھی دو ضابطوں کے ماتحت رکھی گئی ہے۔

(۱) ضابطہ تکلم اور (۲) ضابطہ خاموشی

قوتِ گویائی کا بیش بہا خزانہ اس قدر ارزاں اور بے وقعت نہیں۔ کہ انسان اسے اناپ شناپ بلا سوچے سمجھے ضائع کرتا رہے۔ جو لوگ اس قوت کا صحیح اور موزون و مناسب انداز سے خاص ضوابط کے مطابق استعمال نہیں کرتے۔ اور فضول گویائی اور بے معنی باتوں سے دوسروں کی سمع خراشی کرتے رہتے ہیں انہیں اس نعمتِ خداوندی کے ناجائز استعمال کے نتیجہ میں عموماً ذلت و رسوائی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ان میں فہم و تدبر کا مادہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ انٹ سنٹ فضول گوئی کی وجہ سے اپنے جنس میں خفت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ اور ان کی باتوں کی کوئی قدر نہیں کرتا۔ اور نہ ہی ان کے مسلاح و مشورے قابل اعتنا سمجھے جاتے ہیں۔ سمجھدار اور دانا لوگ ہمیشہ ان سے اجتناب کی کوشش کرتے ہیں۔ منصف مزاج شخص ہمیشہ سنجیدہ طبع ہو اور دانشمند سمجھا جاتا ہے۔

جس شخص کو زیادہ باتیں کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اسے پھر یہ بھی تمیز نہیں رہتی کہ کس موقعہ پر بولنا چاہیئے۔ اور کس موقعہ پر خاموش رہنا چاہیئے۔ کثرت گویائی کی وجہ سے جن لوگوں سے تمیز کی یہ بابرکت صفت چھن جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ ذلت اٹھاتے اور رسوا ہوتے ہیں۔ ان کے کلام سے وہ جذبہ و اثر مفقود ہو جاتا ہے۔ جو سوچ سمجھ کر بوقت ضرورت کلام کرنے والوں کی باتوں میں پایا جاتا ہے پاگل بہت باتیں کرنے کی وجہ سے اپنے کلام میں کوئی وثوق اور وقعت پیدا نہیں کر سکتا۔ صحیح الدماغ شخص بھی بہت باتیں کرنے سے تھک جاتا ہے۔ اس کے کلام میں ایک قسم کی لغزش پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ اس کی باتیں جذبہ اور اثر سے خالی ہونے لگتی ہیں۔ اور ان میں عقل و دانش کی بو بہت کم رہ جاتی ہے۔ حکیم بوعلی سینا نے خوب کہا ہے۔ کہ "کسی کی قلت عقل کا اس کے کثرت کلام سے اندازہ لگاؤ"

لیکن جب انسان قوت نطق و تکلم کو ضابطہ خاموشی کے ماتحت لے آتا ہے۔ تو اس کے دل و دماغ میں رفتہ رفتہ پھر وہی لطافت و نفاست اور سلاست پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور قوت ناطقہ میں ایک ایسا زور اور جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ کام دینے لگتی ہے۔

جس طرح بہتا ہوا پانی جب رک جاتا ہے۔ تو روک ہٹانے پر اس کی رفتار میں ایک خاص زور اور عام رفتار سے زیادہ روانی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی خاموشی سے قوت نطق و تکلم کو آرام ملتا ہے۔ اور وہ پہلے سے زیادہ زور اور طاقت حاصل کر لیتی ہے

ایک بزرگ کا قول ہے۔ کہ اگر کلام کو چاندی فرض کر لیا جائے۔ تو چپ رہنا سونا ہے۔ کم گوئی اور خاموشی سے انسان کی دماغی طاقتیں نشو و نما پاتی ہیں۔ ذکاوت ذہنی اور قوت فہم زیادہ ترقی کرتی ہے۔ صوفیا کا قول ہے۔ کہ کم بولنا اور کم کھانا اور کم سونا روحانیت کے لئے از حد ضروری امور ہیں۔

خاموشی انسان کے عیبوں کو چھپاتی ہے۔ جب تک آدمی کوئی بات نہیں کرتا۔ اس کے عیب و ہنر پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور اس کی وجاہت پُراثر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن باتیں کرنے سے اس کی ذہنی و دماغی کیفیات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی اندرونی حالت سب پر عیاں ہو جاتی ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے تئیں قابو میں رکھے اور سوچ سمجھ کر ایسی مطلب کی بات مونہہ سے نکالے۔ کہ جس سے وہ خود اور اس کے ابنائے جنس مستفید ہوں۔ حضرت ذوق نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ ؎

ہے یہ ایک سبب جب کہ انسان دو
کہ حق نے زباں ایک دی کان دو

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جب انسان خاموش رہتا اور ایک ضابطہ کے ماتحت قوت گویائی سے کام لینے کی عادت ڈال لیتا ہے۔ تو اس کی قوت ناطقہ میں ایک خاص قوت اور وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے کلام میں بے شمار و بیش بہا خوبیاں اور کمالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ جیسے ان کا احصاء مشکل ہے۔ ایسے ہی ان کا بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو ضعف شیخوخت کم کرنے کے لئے ارشاد خداوندی ہوا تھا۔ کہ اٰیتک الا تکلم الناس ثلٰثۃ ایام الا رمزا۔ اس ممانعت تکلم میں یہ حکمت بھی تھی۔ کہ خاموشی اختیار کرنے سے ایک خاص قوت و طاقت پیدا ہو گی۔ جو حضرت زکریا علیہ السلام کے مطلوب و مقصود کے حصول میں مد ہو گی۔

ہمارے سید و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قوت ناطقہ کو اس کے ضابطہ کے ماتحت استعمال کرنے کی مختلف رنگوں میں تلقین فرمائی ہے۔ حضور علیہ السلام کا مشہور ارشاد ہے الصمت حکمۃ وقلیل فاعلہ۔ کہ خاموشی حکمت ہے۔ لیکن بہت تھوڑے ہیں جو اسے اختیار کرتے ہیں۔ حکمت کے معنے ہیں راست گفتاری و درست کرداری اور وضع الشیء فی موضعہ۔ یعنی ہر شے کو اس کے مناسب حال طور پر استعمال کرنا صواب الامر و سدادہ۔ بات کی حقیقت اور اس کا مغز۔ پس حضور علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق قوت نطق و تکلم کو ایک ضابطہ کے ماتحت استعمال کرنے والے راست گفتار و درست کردار۔ بات کی حقیقت اور تہ کو پہونچنے والے اور موقعہ شناس بن جاتے ہیں

حضور علیہ السلام کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ من کان یومن باللّٰہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت (بخاری کتاب الادب) کہ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ اور آخرت کی جاودانی زندگی پانے پر یقین ہے۔ میں اسے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ جب بھی کلام کرے۔ تو اچھی بات ہی مونہہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔ نیز فرمایا کل معروف صدقۃ کہ ہر نیک اور اچھی بات کرنے والے کو صدقہ کرنے والے کی طرح ثواب ملے گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید۔ کہ انسان جو لفظ بھی مونہہ سے نکالتا ہے۔ ہمارے ہوشیار اور نگران اسے محفوظ کر لیتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ (بخاری) یعنی ؎

دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا
وہ اک زباں ہے عضو نہانی ہے دوسرا
یہ ہے حدیث سیدنا سید الوریٰ

(المسیح الموعود علیہ السلام)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان کو ہاتھ سے پکڑا۔ اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا:-

"اس کو اپنے قابو میں رکھو"

میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جو کچھ ہماری زبان سے نکلے گا۔ کیا اس کی بابت ہم سے مواخذہ کیا جائے گا۔ فرمایا "خدا تمہاری والدہ کو سلامت رکھے۔ یہی زبان تو ہے جس کی وجہ سے لوگ دوزخ میں اوندھے مونہہ جا پڑیں گے"

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پیارا۔ اور قیامت کے دن میرا بہت نزدیکی وہ شخص ہے۔ جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں۔ اور تم میں سے میرے مبغوض اور قیامت کے دن مجھ

سے دُور رکھے۔ جانے والے وہ ہیں۔ جو بہت باتیں کرتے ہیں۔ اور گفتگو کے وقت زبان کو مروڑ مروڑ کر اور مونہہ بھر بھر کر باتیں کرتے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین بار دوہرا کر فرمایا۔ کہ کلام میں مبالغہ سے تکلف کرنے والے ہلاک ہو گئے۔"

پس جہاں تک ہو سکے۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھنا چاہیئے۔ اور جب بات کرنی ہو۔ خوب سوچ سمجھ کر بامعنی اور مطلب خیز کلام کرنی چاہیئے اگر چہ دربت اور وقت پر نہ بولنا ایک عیب ہے۔ تو بے وقت بولنے میں سو عیب ہیں۔ زیادہ بولنے سے انسان جھوٹ۔ غیبت چغلی۔ ریا۔ فریب۔ نفاق۔ سخت کلامی تکرار عیب چینی۔ اپنے تئیں جتلانا دوسر کی بات کاٹنا۔ بات بدلنا۔ بات کو گھٹانا بڑھانا۔ پردہ دری وغیرہ عیوب میں سے ایک نہ ایک عیب کا مرتکب ہو جاتا ہے اسی لئے دانا ؤں نے خاموشی کو بولنے پر فضیلت دی ہے:-

خاموشی عقل و ذہانت کو بڑھاتی ہے لیکن خاموشی سے یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بولے ہی نہیں۔ بلکہ یہ کہ نطق اور تکلم ضبط سے کرے۔ کہ نطق و تکلم بغیر ضبط اور عقل و دانش کے ایک فضولی اور بے قیمت شے ہے:-

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں نہایت لطیف رنگ میں خاموشی کے فوائد پر روشنی ڈالی ہے حضور فرماتے ہیں:

"جماعت کا نوجوان طبقہ عقل و ذہانت سے بہت کم کام لیتا ہے۔ اور انسانی فطرت کا بہت کم مطالعہ کرتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں جب موقعہ ملے۔ گپیں مارتے رہتے ہیں۔ اور غور و فکر کی عادت نہیں ڈالتے۔ اور زیادہ گپیں مارنے اور باتیں کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سوچ نہیں سکتے۔ کیونکہ جب زبان بولتی ہے۔ تو دماغ کام نہیں کر سکتا۔ اسلام نے ذکر الٰہی کا حکم اسی لئے دیا ہے کہ جب انسان خاموش ہو۔ تو دماغ کام کرتا ہے۔ جس وقت انسان باتیں کر رہا ہو۔ اس وقت اس کے مد نظر یہ بات ہوتی ہے۔ کہ سننے والوں کے لئے زیادہ سے زیادہ دلچسپی کا سامان ہو۔ اس لئے دماغ کو سوچنے کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ لیکن ذکرِ الٰہی کے وقت چونکہ لوگوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ اس لئے دماغ کو سوچنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ اور ذہن ترقی کرتا ہے۔ تو زیادہ باتیں کرنا فکر کی عادت کو کم کرتا ہے" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء)

خاکسار مبارک احمد خان۔ ایمن آبادی

خدمتِ خلق کے دو قابلِ قدر نمونے

مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل ابن حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم خدام الاحمدیہ کے ایک مخلص رکن ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک احمدی نوجوان کو جو کہ تیرنے کی مشق نہ ہونے کی وجہ سے ڈوبنے لگے تھے۔ بچانے کی توفیق دی تھی۔ اسی قسم کا ایک اور موقعہ حال ہی میں آپ کو بمبئی میں ملا ہے۔ جہاں انڈین ایر فورس میں ملازمت کے سلسلہ میں آجکل مقیم ہیں۔ مولوی صاحب بعض دوستوں کے ساتھ جن میں ایک ہندو دوست بھی تھے۔ سمندر پر نہانے کی غرض سے گئے۔ نہاتے نہاتے وہ ہندو دوست جن کا نام لچھمن داس تھا اور مولوی صاحب کنارے سے قریباً دو سو گز پرے چلے گئے۔ اس وقت تک پانی سر سے اوپر نہ تھا۔ لچھمن داس صاحب اگرچہ تیرنا جانتے تھے۔ لیکن یہ خیال کر کے کہ پانی چھوٹا ہی ہے۔ کنارے سے دُور پہنچ گئے۔ عین اس وقت جبکہ مولوی صاحب تیرتے تیرتے تھک چکے تھے۔ سمندر کا پانی یکدم چڑھ گیا۔ اور لچھمن داس صاحب نے چلانا شروع کیا۔ ہائے میں ڈوبا۔ مجھے بچانا۔ مولوی صاحب باوجود سخت تھکان اور کنارہ سے دُور ہونے کے لچھمن داس صاحب کی طرف گئے۔ مگر انہوں نے بدحواسی میں مولوی صاحب کے دونوں بازو پکڑ لئے۔ جس کی وجہ سے اُن کو بچانا تو کجا۔ مولوی صاحب کا اپنا بچنا بھی مشکل ہو گیا مولوی صاحب نے ان کو سمجھایا۔ کہ آپ میرے بازو چھوڑ دیں۔ میں انشاء اللہ آپ کو بچانے کی پوری کوشش کروں گا۔ لچھمن داس صاحب نے بازو چھوڑ دیئے۔ اور مولوی صاحب لچھمن داس کے پیچھے جانے لگے۔ لیکن ابھی ان تک پہونچنے نہ پائے تھے۔ کہ کسی سمندری جانور نے ان کا بازو دانتوں میں پکڑ لیا۔ انہوں نے زور سے اپنا بازو کھینچا جس کی وجہ سے اس جانور سے بچ تو گئے مگر ان کے بازو پر قریباً چھ چھ انچ لمبے دانتوں کے زخم ہو گئے۔ اب ایک طرف لچھمن داس صاحب کو بچانے کی فکر تھی۔ تو دوسری طرف اسی آبی جانور کے دوبارہ حملے کا خطرہ اور پھر اس تگ و دو میں خود بھی کافی تھک چکے تھے۔ تاہم مولوی صاحب دوبارہ لچھمن داس صاحب کے پاس پہنچے۔ مگر وہ اس قدر گھبرا چکے تھے کہ انہوں نے پھر مولوی صاحب کو پکڑ لیا۔ بہر کیف دوبارہ سمجھانے پر انہوں نے چھوڑ دیا۔ اور مولوی صاحب توفیق ایزدی آہستہ آہستہ تیرتے ہوئے اور لچھمن داس صاحب کو سہارا دیتے ہوئے کنارے تک لائے۔

مجلس مرکزیہ مولوی صاحب کے اس عمدہ نمونہ پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو خدمت خلق کا ایک قابل رشک موقعہ عطا کیا فجزاہ اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ دین و دنیا میں آپ کو اعلیٰ کامیابیاں عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے

(۲) خدام الاحمدیہ بھاگلپور کے ایک مخلص رکن مولوی محمد اسحٰق صاحب ابن مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا یہ نمونہ خدام کے لئے باعث تقلید ہے۔ کہ انہوں نے ایک مریض کی جان بچانے کے لئے تین دفعہ خون پیش کیا۔ تین مختلف وقتوں میں ۵۰۰ c.c کی مقدار تک خون دیا گیا۔ احمدی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ ایسے مواقع پر جبکہ خون کی پیشکش سے کوئی قیمتی انسانی جان بچ سکتی ہے دریغ نہ کیا کریں۔ کیونکہ خدا کے حضور یہ نیکی بہت بڑی نیکیوں میں سے ہے مجلس مرکزیہ مولوی محمد اسحاق صاحب موصوف کو ان کے اس نمونہ پر مبارکباد پیش کرتی ہے۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اتحادیوں کی ہوائی طاقت کا عروج، اور محوریوں کا زوال

۱۹۳۹ء میں پہلے گوئرنگ نے جرمنوں کو یقین دلایا تھا۔ دشمن کا کوئی ہوائی جہاز جرمنی کے آسمان پر نہیں آ سکے گا۔ جرمنی کی زمین پر دشمن ایک بم بھی نہیں گرا سکے گا۔ مگر اتحادی ہوائی جہاز جرمنی پر اب تک ایک لاکھ ٹن (۲۸-لاکھ من) بم گرا چکے ہیں۔ صرف یکم جنوری ۱۹۴۳ء سے ۱۸ مئی تک ساڑھے چار ماہ میں ساٹھ بڑے حملے کئے ہیں۔ ۲۳ مئی کی رات کو ایک اور بڑے حملے میں ڈارٹمنڈ پر ۵۶ ہزار من بم گرائے گئے۔ ۱۹۴۳ء میں چار بڑے حملوں میں ایک ایک ہزار ہوائی جہاز بھیجے گئے۔

۴ مئی ۱۹۴۳ء کو ڈارٹمنڈ پر ۱۵ سو ٹن بم گرائے گئے۔ پھر ۲۳ مئی کو اسی مقام پر ۲ ہزار ٹن بم ۳۵ ٹن فی منٹ کی رفتار سے برسائے گئے۔ اور ۲۵ مئی کو صرف ۴۸ گھنٹے کے بعد ڈسلڈارف پر ۵۲ واں ہوائی حملہ کیا گیا جس میں پانچ سو سے زیادہ بمباروں نے چھپن چھپن من وزن کے بم پانچ بم فی منٹ کی رفتار سے برسائے۔ اور کئی ایسے بم گرائے جن میں سے ہر ایک کا وزن ۱۱۲ من تھا۔ ۲۴ مئی کو سارڈینیا میں تین سو بمباروں نے اس طرح بم گرائے جس طرح زمیندار کھیت میں گندم کے بیج بکھیرتا ہے۔ اب جو بھاری بم گرائے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا وزن سو من ہے:-

۱۹۴۳ء کے صرف ایک مہینے مارچ میں امریکی کارخانوں نے ۶۲۰۰ ہوائی جہاز بنائے۔ ۱۴-جولائی ۱۹۴۱ء کو مسٹر چرچل نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اٹلی کو بھی ہوائی حملوں میں پورا پورا حصہ دیا جائے گا۔ اب یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ ۹ مئی ۱۹۴۳ء کو ایک ہی حملے میں ایک مقام پر ۱۲ ہزار ۶ سو من بم گرائے گئے۔ اور ۲۶ مئی ۶ دنوں میں ۳۴۰ محوری ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں:-

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۶۹۵ منکہ صادقہ ثریا زوجہ مولوی سراج الدین صاحب قوم رتڑ راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ناصر آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند۔

(۲) کانٹے طلائی وزن قریباً سات ماشے قیمت ۴۳ روپے آٹھ آنے۔ سوئی طلائی وزن قریباً سات ماشے قیمت ۴۳ روپے آٹھ آنے۔ انگشتری طلائی چار ماشے -/۲۵ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا منقولہ جائیداد اور حق مہر کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۹ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ صادقہ ثریا۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللطیف مہاجر قادیان۔ گواہ شد:۔ سعید احمد احمدی محلہ ناصر آباد

نمبر ۶۷۰۱ منکہ سردار بی بی زوجہ مولوی محمد شفیع صاحب قوم قریشی (فاروقی) احمدی موصی سابق سیکرٹری مالی سیانوالی۔ عمر قریباً پچیس سال تاریخ بیعت قریباً ۱۹۰۵ء۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) چوڑیاں طلائی ۳½ تولہ -/۲۸۰ روپیہ (۲) کانٹے طلائی تولہ -/۸۰ روپیہ (۳) انگوٹھی ۳ عدد طلائی تولہ -/۸۰ روپیہ۔ کل قیمت -/۸۰ روپیہ تولہ کے حساب سے (-/۴۴۰ روپیہ) چار صد چالیس روپیہ بنتی ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کرونگی۔ میرے خاوند کے ذمہ میرا حق مہر کوئی نہیں۔ فقط الامۃ سردار بی۔ بقلم خود زوجہ مولوی محمد شفیع صاحب موصی۔ گواہ شد۔ محمد شفیع موصی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میانوالی (خاوند سردار بی بی) بقلم خود ۵/۳/۴۳۔ گواہ شد۔ احمد شفیع قریشی احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ میانوالی بقلم خود ۵/۳/۴۳

نمبر ۶۷۰۰ منکہ غلام فاطمہ زوجہ فیروز الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال، پیدائشی احمدی ساکن رائے پور ڈاکخانہ خانپور سیداں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ۱/۸ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں وصیت کرتی ہوں۔ میں نے اپنے مہر کا ۱/۲ حصہ یعنی ۲۰۰ روپیہ اپنے خاوند سے وصول کرلیا ہوا ہے اور باقی ۲۰۰ روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے، جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ نیز میری وفات کے بعد اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ غلام فاطمہ بقلم خود گواہ شد:۔ موصی علی محمد سیکرٹری تعلیم وتربیت گکھانوالی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ صحابی بقلم خود۔ گواہ شد۔ فیروز الدین خاوند موصیہ۔

نمبر ۶۶۸۶ منکہ نور بیگم زوجہ قاضی حبیب اللہ صاحب قوم قریشی عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی شاہدرہ طبیہ کالج ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ر مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت سوائے حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ کے جو ابھی تک میرے خاوند قاضی حبیب اللہ صاحب کے ذمہ ہے۔ کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں اپنی زندگی میں یہ رقم انشاء اللہ ادا کردونگی۔ اگر میں کسی وجہ سے ادا نہ کرسکوں تو میرا خاوند اسکی ادائیگی کا ذمہ وار ہوگا۔ اور اگر میری اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن وارث ہوگی۔ میں نے -/۸/۳ روپے اعلان وصیت ادا کردیا ہے، اور شرط اول بھی اسمیں شامل ہے۔

الامۃ:۔ انگوٹھا نور بیگم اہلیہ قاضی حبیب اللہ صاحب بمقام شاہدرہ باغ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ قاضی حبیب اللہ احمدی شاہدرہ طبیہ کالج ضلع شیخوپورہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ خاکسار رشید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۶۶۹۰ منکہ امۃ الرحمٰن زوجہ عبد الرحمٰن خان کمبوہ نذر قوم پٹھان عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ر مئی ۱۹۴۳ء بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائیداد بصورت زیور یکصد روپے کی ہے۔ حق مہر مبلغ تین صد -/۳۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میری ماہانہ آمدنی موجودہ وقت میں کوئی نہیں ہے۔ میں اپنی جائیداد مذکورہ بالا کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی رقم کو ایک روپیہ ماہانہ کے حساب سے انشاء اللہ تعالیٰ ادا کردونگی۔ نیز اگر میں اسکے علاوہ کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ الرحمٰن موصیہ گواہ شد۔ عبد الرحمٰن خان خاوند موصیہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد احمد۔

نمبر ۶۶۹۸ منکہ بشیر فاطمہ زوجہ محمد یوسف خان نثر قوم پٹھان عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء یا ۱۹۳۴ء ساکن موضع بستی مودہ ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ر مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

تفصیل جائیداد منقولہ:۔ (۱) حق مہر بذمہ شوہر مبلغ -/۵۰۰ (پانچسو روپیہ) (۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ (۳) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ایک تولہ (۴) ایک عدد کپڑے سینے کی مشین قیمت اندازاً سو روپیہ -/۱۰۰ روپیہ۔ بحق انجمن میں جائیداد کی کل قیمت کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اور اگر کوئی میری ماہوار آمدنی ہوئی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ:۔ بشیر فاطمہ موصیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نیویارک ۳۰ مئی۔ ماسکو کے امریکی سفیر ایڈمرل سٹینڈلے نے صدر روزویلٹ کو اطلاع دی ہے کہ وہ ماسکو کی سفارت سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ رائٹر کا بیان ہے کہ جس وقت اس استعفیٰ کے متعلق ایڈمرل سٹینڈلے سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ مجھے اس استعفیٰ کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔

لنڈن ۳۰ مئی جس کمیٹی نے لنڈن میں ہندوستان کو آزاد کرانے کی مہم شروع کی ہے۔ اس نے آج لنڈن میں پوسٹر پریڈ کی۔ پچاس ساٹھ آدمی پوسٹر اٹھائے ہوئے مظاہرہ کر رہے تھے۔ پوسٹروں پر لکھا تھا۔ اب ہندوستان کو آزاد کردو۔ پولیس نے ان سب لوگوں کو جلوس نکالنے سے روک دیا۔ جن لوگوں کو پولیس نے روکا۔ ان میں کمیٹی کا صدر بھی تھا۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ الجیریا ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جنرل ڈیگال اور جنرل جیرو میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس میں سب سے زیادہ اہمیت اس مسئلہ کو دی جا رہی ہے کہ شمالی افریقہ میں مرکزی حکومت قائم کی جائے۔ جنرل ڈیگال آج الجیریا کے ہوائی اڈے پر اترے۔ جنرل جیرو نے اپنے اسٹاف کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ جنرل ڈیگال جنرل جیرو کے مہمان ہیں۔ دونوں جرنیلوں میں شمالی افریقہ کی نئی مہم کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

استنبول ۳۰ مئی۔ کل فاشی پارٹی کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں پارٹی کے تمام بڑے بڑے افسر موجود تھے۔ اس اجلاس میں مسولینی نے فیصلہ کیا کہ وہ سارڈینیا اور سسلی میں اتحادی حملہ کا آخری دم تک مقابلہ کرے گا۔

انقرہ ۳۰ مئی "نیوز کرانیکل" اور "ٹیلیگراف" کے نامہ نگاروں نے اطلاع دی ہے کہ یورپ پر حملہ چند دنوں کی بات ہے۔ برطانیہ اور امریکہ نے ہر ایک تجارتی جہاز کو مسلح کر دیا ہے سینکڑوں جنگی جہاز۔ آبدوزیں۔ کروزر مسلح ٹرالر کشتیاں طیارہ بردار جہاز حملہ کرنے کے لئے منتظر کھڑے ہیں۔ بحیرۂ روم میں برطانی آبدوزوں اور جنگی جہازوں کی سرگرمیاں ترقی کر گئی ہیں۔ بحیرۂ روم میں اتحادی حملہ ہوا ہی چاہتا ہے۔ شمالی افریقہ میں مضبوط فضائی بیڑا۔ اور کم از کم دس اور پندرہ لاکھ کے درمیان سپاہ کیل کانٹے سے لیس کھڑی ہے۔ انقرہ کے فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ اتحادی فوجوں کا حملہ ناروے سے لے کر ڈوڈیکانیز کے جزائر تک ایک ساتھ ہوگا۔ اور اس حملہ میں ہزاروں اتحادی طیارے بری اور بحری فوجوں کی مدد کیلئے محوریوں پر حملہ کریں گے۔ ایک اطلاع یہ ہے۔ کہ بڑا حملہ ہونے سے پہلے کئی ہزار اتحادی طیارے جرمنی۔ فرانس۔ اٹلی۔ بلقان اور ناروے پر بمباری کرینگے اور اسکے ساتھ ہی بری اور بحری فوجیں ہلہ بول دیں گی۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ کل چند جرمن طیاروں نے انگلستان کے مشرقی ساحل پر حملہ کیا۔ مگر کسی جگہ کسی شخص کے ہلاک و مجروح ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ لنڈن میں بھی ہوائی حملے کے خطرہ کا الارم بجا۔ مگر کوئی جرمن طیارہ لنڈن تک نہیں پہنچ سکا۔ ایک جرمن طیارے کو برطانیہ میں اور دوسرے کو بلجیم کے قریب تباہ کر دیا گیا۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ جرمن ریڈیو سٹیشن نے اعلان کیا ہے کہ سمندری لڑائیوں میں جرمنوں کی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتحادی اپنے جہازی قافلوں کی حفاظت کیلئے پہلے سے زیادہ اچھے انتظامات کر رہے ہیں۔

ملبورن ۳۰ مئی۔ ٹوکیو ریڈیو نے برمی زبان میں اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی ہند چینی اور جرمن حکام میں ایک معاہدہ طے ہوا ہے۔ جس کی رو سے فرانسیسی ہند چینی کے پچاس ہزار مزدور جرمن کارخانوں میں کام کرنے کے لئے جرمنی بھیجے جائیں گے۔

بمبئی ۳۰ مئی ایک نئی فلم کمپنی کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر ہومی مودی نے کہا کہ یہ امر موجب اطمینان ہے کہ ہندوستان کے سترہ سو تھیٹروں کی اکثریت ہندوستانی فلمیں دکھاتی ہے۔ اور کہ پچھلے سال ہندوستان میں ۱۶۵ فلمیں تیار کی گئیں۔ اس کے مقابلہ میں امریکہ میں ۵۰۰ فلمیں بنیں۔ حالانکہ امریکہ فلمیں بنانے میں دنیا بھر کی رہبری کر رہا ہے۔

مدراس ۳۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے صوبہ مدراس کو مختلف اجناس اور دالیں فراہم کرنا منظور کر لیا ہے۔ جن کی کہ صوبہ میں قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت مدراس نے جا بجا کلکٹر مقرر کئے ہیں۔ جو اجناس برآمد کرنے اور انہیں تقسیم کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

لاہور ۳۱ مئی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ آج سے صوبہ دہلی کو اجناس خوردنی کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں رہے گی۔ اور گندم۔ چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ جو۔ چنے۔ مکی اور ان اجناس سے دوسری تیار کردہ اشیاء کی برآمد کے لئے پرمٹوں کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ پنجاب سے دوسرے صوبوں اور ریاستوں کو اجناس خوردنی کی نقل و حرکت پر اس وقت جو بندشیں ہیں۔ وہ بدستور قائم رہینگی۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ اتحادی طیاروں نے سارڈینیا پینٹیلریا اور نیپلز پر بڑے زور کے حملے کئے امریکن طیاروں نے فوگیا کے ہوائی اڈے پر بھی حملہ کیا۔ جو نیپلز سے اسی میل شمال میں ہے۔ ان حملوں میں ہوائی میدانوں۔ ہینگروں۔ عمارتوں اور ہوائی جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ بعض جگہ تیل کے گوداموں میں آگ لگ گئی۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ جنرل ڈیگال اور جنرل کیترو الجیریا پہنچ گئے ہیں۔ اور جنرل جیرو اور انکے سٹاف کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں۔ جس کی تفاصیل کا تاحال علم نہیں ہو سکا۔

لنڈن ۳۱ مئی۔ ہندوستان۔ برما اور چین میں مقیم امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سٹل ویل برطانیہ پہنچ گئے ہیں۔ اپریل کے آخر میں آپ امریکہ گئے تھے۔ اور جاپان کے خلاف لڑائی کے بارہ میں اپنی رپورٹ پیش کی تھی۔

دہلی ۳۱ مئی۔ فیڈرل کورٹ آف انڈیا ۷ جون سے ۱۰ اکتوبر تک گرمیوں کی تعطیلات کے لئے بند رہیگی۔ ان دنوں میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آن ڈیوٹی ہونگے۔

پٹنہ ۳۱ مئی۔ گورنر بہار نے مسٹر یونس سابق وزیر اعظم بہار سے کہا۔ کہ وہ دیکھیں کہ صوبہ میں وزارت بنانے کا کہاں تک امکان ہے اور اگر ممکن ہو۔ تو وہ کن کن کو اپنے ساتھ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر یونس مظفر پور اور کئی دیگر شہروں میں ہو آئے ہیں۔ جہاں اسمبلی کے ممبروں سے تبادلہ خیالات کیا۔ کئی روز آپ رانچی میں بھی ٹھہرے تھے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک ہفتہ پیشتر کی نسبت اب ان کی کامیابی کا امکان زیادہ ہے۔

دہلی ۳۱ مئی۔ سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کی جوائنٹ کمیٹی ہندو وراثت بل پر غور کے لئے مقرر ہے۔ آج اس کا اجلاس سر سلطان احمد کی صدارت میں شروع ہوا۔ جو غالباً تین ہفتہ جاری رہیگا۔

دہلی ۳۱ مئی۔ ڈاکٹر کھارے نے جولائی کے شروع میں بعض پبلک لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی ہے تا جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی پوزیشن کے سوال پر غور کیا جا سکے۔

چنکنگ یکم جون۔ جنرل چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے پانچ جاپانی ڈویژن کو گھیر لیا ہے۔ اور ای چانگ کے مورچے پر یانگ سی کے قریب جاپانیوں پر حملہ کر کے انہیں بہت نقصان پہنچایا۔ ایک ہوائی جھڑپ میں چینیوں نے ۲۳ جاپانی ہوائی جہاز برباد کر ڈالے۔

واشنگٹن یکم جون۔ آٹو کے علاقہ میں امریکی فوجیں ابھی تک بچے کھچے جاپانی دستوں کا صفایا کر رہی ہیں۔ خیال ہے کہ وہاں اسوقت زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو جاپانی موجود ہیں جو مشین گنوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ آٹو کی مہم کے بعد غالباً کسکا پر امریکی فوجیں حملہ کریں گی۔

لنڈن یکم جون۔ جرمنی۔ فرانس۔ بلجیم اور ہالینڈ میں جرمنی کے متعدد صنعتی ٹھکانوں پر انگریزی طیارے حملے کرتے رہے۔

لنڈن یکم جون۔ یکشنبہ کو نیپلز پر ہوائی حملہ کیا گیا تھا۔ اس میں ایک سو سے زیادہ اڑن قلعوں نے حصہ لیا۔ دشمن نے مقابلہ کی کوشش کی۔ لیکن اس کے کم از کم دس طیارے ٹھکانے لگا دئے گئے

لنڈن یکم جون۔ مئی میں امریکی طیاروں کے حملوں کے متعلق تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ انہوں نے دو ہزار چھاپے مارے۔ دشمن کے

ماسکو یکم جون۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کوبان کے علاقہ میں زور کی لڑائی جاری ہے۔ لینن گراڈ کی روسی چوکیوں پر جرمنوں نے زور کے ہوائی حملے کرنے کی کوشش کی۔ لیکن روسیوں نے اتنا سخت مقابلہ کیا۔ کہ جرمنی کے ۲۰ ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔

کراچی یکم جون۔ ۳۱ مئی اور یکم جون کی درمیانی رات کو سندھ سے مارشل لاء ہٹا لیا گیا ہے۔ اب مارشل لاء کے علاقہ کے نظم و نسق کی گورنمنٹ سندھ نے ذمہ داری لے لی ہے۔ ایک آرڈیننس جاری کیا گیا ہے کہ مارشل لاء کے دوران میں سرکاری حکام یا بعض لوگوں نے جو کارروائیاں کیں۔ ان کے خلاف

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی